رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء — عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ — ششماہی — سہ ماہی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۵ شوال ۱۳۵۵ھ | یوم شنبہ | مطابق ۹ جنوری ۱۹۳۷ء | نمبر ۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ جنوری۔ آج ساڑھے آٹھ بجے رات بذریعہ ٹیلیفون حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق لاہور سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ کل حضور تشریف لا کر نماز جمعہ قادیان میں پڑھائیں گے ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ بخار۔ کھانسی اور نزلہ کے باعث آج زیادہ تکلیف رہی۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں ؛

ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب ابن خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال خدا تعالےٰ کے فضل سے رو بصحت ہیں ؛

کل کے پرچہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ لاہور جانے والوں میں خانصاحب مولوی ذو الفقار علی خانصاحب کی بجائے خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کا نام غلطی سے لکھا گیا ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلامی نقطۂ نگاہ سے جمعہ کی اہمیت

"جمعہ اسلام میں صرف ایک عید کا ہی دن نہیں۔ بلکہ وہ تجدید احکام دین کا بھی ایک خاص روز ہے جس میں مسلمانوں کے کانوں میں اسلام کے پاک وصایا تازہ طور پر پڑتی ہیں۔ اور بھولے ہوئے مسائل نئے سرے سے یاد دلائے جاتے ہیں۔ اس دن میں ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ کہ مسجد میں حاضر ہو۔ اور دینی وصایا کو سُنے اور اپنے ایمان کو تازہ کرے۔ اور اپنی معلومات کو بڑھائے آپ دیکھتے ہیں۔ کہ اس نحوست سے کہ ملازمت پیشہ لوگوں کو جمعہ کے لئے فرصت نہیں ملتی۔ بہت سی مسجدیں ویران نظر آتی ہیں۔ چونکہ جمعہ مسلمانوں کے لئے دو قسم کے غسل کا دن ہے۔ ایک جسم کا غسل جس کے بعد سفید پوشاک پہنی جاتی ہے۔ اور ایک دل کا غسل یعنی توبہ اور استغفار جس کے بعد لباس التقویٰ پہنایا جاتا ہے۔ اس لئے جمعہ میں یہ خاصیت ہے۔ کہ جو شخص اخلاص اور سچی ایمانداری سے جمعہ کی نماز میں حاضر ہوتا ہے۔ اور ہدایتوں کو سنتا ہے اور گھر میں توبۂ نصوح کا تحفہ ساتھ لاتا ہے۔ اس کو دوسرے دنوں میں بھی نماز کی توفیق دی جاتی ہے۔ اور جمعیتِ باطنی اس کو عطا کی جاتی ہے جس کی طرف جمعہ کے لفظ میں بھی ایک لطیف اشارہ ہے۔ علاوہ اس کے اس سے مومنوں کا تعارف بڑھتا ہے۔ بعض کا بعض پر اثر پڑتا ہے۔ نیک اخلاق میں ایک شخص دوسرے کا وارث بن جاتا ہے۔ اور اس سے زیادہ کیا ہوگا۔ کہ خدا تعالےٰ نے قرآن میں خاص طور پر جمعہ کے لئے تاکید کی ہے۔ بلکہ سورۃ کا نام بھی سورۂ جمعہ رکھ دیا ہے۔ اور احادیث میں جمعہ کے ترک کرنے میں سخت وعید بھی ہے" (تبلیغ رسالت جلد پنجم)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۰ دسمبر ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	نمبر	نام
۱۹۶۰	ابراہیم صاحب اپر برہما	۱۹۸۱	احمد بخش صاحب ضلع سہارنپور
۱۹۶۱	محمود صاحب "	۱۹۸۲	فضل آلہی صاحب " "
۱۹۶۲	عبد المجید صاحب ریاسی	۱۹۸۳	عبد الرحمٰن صاحب کلکتہ
۱۹۶۳	محمد یعقوب صاحب "	۱۹۸۴	محمد علی صاحب "
۱۹۶۴	جلال دین صاحب ضلع امرتسر	۱۹۸۵	کریم بخش صاحب ضلع گورداسپور
۱۹۶۵	نواب بی بی صاحبہ " "	۱۹۸۶	نزان بی بی صاحبہ " جالندھر
۱۹۶۶	بھاگن صاحبہ لائل پور	۱۹۸۷	شہاب الدین صاحب بنگال
۱۹۶۷	غلام رسول صاحب ریاست چنبہ	۱۹۸۸	برکت اللہ صاحب ضلع لائل پور
۱۹۶۸	رحمت بی بی صاحبہ ضلع لائلپور	۱۹۸۹	محمد شریف صاحب " "
۱۹۶۹	محمد مراد " "	۱۹۹۰	نذیر احمد صاحب " "
۱۹۷۰	بھول صاحب (مع تین بچوں کے) " "	۱۹۹۱	محمد محمود صاحب۔ کارلیسن بارک
۱۹۷۱	قمر الدین صاحب " "	۱۹۹۲	ضیاء صاحب ضلع ہوشیارپور
۱۹۷۲	نذیر احمد صاحب ضلع گورداسپور	۱۹۹۳	غلام محمد صاحب " ملتان
۱۹۷۳	عنایت بیگم صاحبہ " گجرات	۱۹۹۴	عالم بی بی صاحبہ " "
۱۹۷۴	حمید حسین صاحب " آگرہ	۱۹۹۵	مسعودہ بیگم صاحبہ " "
۱۹۷۵	غلام محمد صاحب " سرگودہا	۱۹۹۶	کرم بی بی صاحبہ " "
۱۹۷۶	حکیم مولا بخش صاحب " سیالکوٹ	۱۹۹۷	بادی صاحبہ " گورداسپور
۱۹۷۷	کریم بی بی صاحبہ " "	۱۹۹۸	گاماں صاحب " "
۱۹۷۸	حکومت بی بی صاحبہ " ہوشیارپور	۱۹۹۹	ناماں صاحب " "
۱۹۷۹	نعمت بی بی صاحبہ " "	۲۰۰۰	آتو صاحبہ " "
۱۹۸۰	ماسٹر غلام نبی صاحب کراچی	۲۰۰۱	بھاتو صاحبہ " "

احمدی خواتین کا عزم حج

دہلی سے محترمہ اہلیہ صاحبہ بابو اعجاز حسین صاحب مرحوم و مغفور نیز اہلیہ منشی محمد یونس صاحب سکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی بروز ۱۱ر جنوری براستہ کراچی حج بیت اللہ شریف کے لئے روانہ ہوں گی۔ اگر کوئی اور احمدی بہن یا بھائی اس راستے سے حج کے لئے روانہ ہوں۔ تو ان سے ملیں تاکہ شریک سفر ہو سکیں۔ خاکسار غلام حسنین سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی۔

اعلان نکاح

۲۹ر دسمبر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے چودھری محمد اسلم صاحب سکنہ فرنگ لاہور کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر زبیدہ بیگم بنت حکیم محمد عبد الجلیل صاحب بھیری سے پڑھا۔ خاکسار ایچ ایم مغلوب اللہ

ہم کون ہیں؟

(از مولانا غلام رسول صاحب راجیکی)

ما نغمۂ صوریم بصد شورشِ محشر — ما جلوۂ طوریم بصد منظرِ موسےٰ
ما نقدِ اثر از دمِ اعجاز مسیحیم — ما محیٔ اصحاب قبوریم چو عیسےٰ
ما از پئے احیاء جہاں جان نثاریم — ما جانِ جہانیم و فدائیم بہ احیاء
ما از پئے ایں دور جدیدیم اساسے — ما دست قضائیم بہ تعمیر بناہا
آں رسم قتیلانِ محبت کہ کہن گشت — ما تازہ کنیم از سرِ نو دار و رسن را
آں منزلِ خونبار کہ شد مقتلِ عشاق — از مقصد ما ہست بصد جوشِ تمنا
از بہر رخے غازہ۔ زخونابۂ عشق است — زانست کہ سر بر دمِ تیغ است قلم را
ہر جا کہ بعزمیم کفن بستہ بہ دوشیم — خوش مسلک خونین است پئے عاشق شیدا
مرگ است بہ احیاء کہ فدیۂ عشاق — ایں موت حیاتے است دریں رسمِ تولّا
آں راز کہ مے بود نہاں دوش بہ عارف — امروز عیاں گشت بہ ہر محفلِ اعداء
ما کافرِ نوایم و بحق مسلم نوایم — ما از پئے ہر باطل و حقیم تماشا
ما سترِ نہانیم بصد پردۂ ظلمات — ما نورِ عیانیم ز ھر منظرِ اسنےٰ
در منزل خاکیم و کم از خاک و حقیریم — بر مسندِ افلاک بصد دولتِ علیاء
ما ساقیٔ عہدیم و مے مستِ الستیم — ما جام بدستیم بہ ہر طالبِ مولا
ما از پئے ہر تشنہ لبے آب حیاتیم — ما آبِ حیاتیم بہ صد نشۂ صہبا
ما از پئے ہر درد دوائیم و شفائیم — ما فضلِ خدائیم پئے چارۂ مرضےٰ
ما منجیٔ ہر غرقۂ طوفانِ ضلالیم — ما کشتیٔ نوحیم دریں سیل بلاہا
ما صحب نبی احمدِ موعودِ خدائیم — ما حزب خدائیم پئے شوکتِ طٰہٰ
ما بانگِ صفیریم بصد جذبِ جہانگیر — تا جمع کنیم از رہے مرغانِ حرم را
ما کاسرِ اصنام و صلیبیم بحجت — ما حجت حقیم چو صد نیّرِ بیضا
ما قاتلِ خنزیر و شریریم بہ ہر سو — ما دافع ہر فتنہ و شریم زہر جا
ما طاقتِ ہر علم و ہدائیم بہ تقدیس — ما قوتِ تقدیسِ خدائیم بہ دنیا
ما مظہرِ آیات جمالیم و جلالیم — ما ہادی و نوریم دریں فتنۂ صمّاء
ما سترِ وجود از پئے تکوینِ خدائیم — ما نورِ شہودیم بہ ہر مشہدِ اجلیٰ
ہر منزلِ ما منزل صد وادیٔ ایمن — ہر ہیکلِ ما ہیکلِ قدس است چو بطحا
اے سالکِ سرگرم دریں منزلِ آداب — ہشدار کہ این رہ دمِ تیغ است نہ صحرا

قدسیؔ تو بایں نطق بجو محرمِ اسرار
کیں حکمت لاہوت زنا محرم است اخفےٰ

34

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ رشوال ۱۳۵۵ھ

سابق شاہ انگلستان کے خلاف آرچ بشپ آف کنٹربری کی تقریر

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے سابق شاہ برطانیہ ایڈورڈ ہشتم کی تخت سے دست برداری کا ذکر فرماتے ہوئے رقم فرمایا تھا۔

(۱) "یقیناً سوال بادشاہت اور عورت کا نہ تھا۔ بلکہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ سوال دو اصول کا تھا۔ پادریوں اور ان کے ہمدردوں کے دلوں میں یہ سوال پیدا ہو رہا تھا۔ کہ ایک بادشاہ جسے ڈیفنڈر آف فیتھ کہا جاتا ہے۔ یعنی محافظ عیسائیت۔ اگر وہی بعض مذہبی رسوم کے ادا کرنے سے انکار کر دے۔ تو ملک کی طاقت اور اس کے اتحاد کا کیا باقی رہ جاتا ہے۔ اور بادشاہ کے دل میں یہ سوال تھا۔ کہ جس چیز کو میرا دل نہیں مانتا میں اسے کس طرح حکومت کی خاطر تسلیم کر لوں"۔

(۲) "مسیحیت کی نمائندہ حکومت میں یعنی دنیا کی اس واحد حکومت میں جس کے بادشاہ کو محافظ عیسائیت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ایسے تغیرات پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ اس کے ایک نہایت مقبول بادشاہ نے مسیحیت کی بعض رسوم ادا کرنے سے اس وجہ سے انکار کر دیا۔ کہ میں ان میں یقین نہیں رکھتا"۔

اس حقیقت کی تصدیق اس وقت تک جن امور سے ہو رہی ہے۔ ان میں سے ایک نہایت اہم امر یہ ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ ایڈورڈ ہشتم تاج و تخت کو ٹھکرا چکے ہیں۔ اور سکون خاطر کے لئے اپنے ملک کی بجائے آسٹریا میں مقیم ہیں پھر بھی پادریوں کا ان کے خلاف کینہ اور غصہ کم نہیں ہوا۔ بلکہ ابھی تک پورے جوش میں ہے۔ اور انہوں نے ان کی دست برداری اور عدم موجودگی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے نہایت معیوب اور قابل مذمت رویہ اختیار کر رکھا ہے چنانچہ حال میں آرچ بشپ آف کنٹربری نے اپنی جو تقریر دنیا میں نشر کی ہے۔ اس میں سابق شاہ ایڈورڈ کی ذات پر ایسے رنگ میں شرمناک الزامات لگائے ہیں۔ جنہیں کوئی مہذب انسان پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا۔ اور ان کے متعلق سوائے اس کے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ بشپ آف کنٹربری نے اس بغض اور کینہ کا جو سابق بادشاہ کے خلاف پادریوں کے حلقہ میں پایا جاتا ہے۔ نہایت گندہ مظاہرہ کیا ہے۔

اس بات کو انگلستان کے شریف اور اعلیٰ طبقہ میں بھی خصوصیت سے محسوس کیا گیا ہے۔ چنانچہ تازہ ولائتی ڈاک سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ انگلستان کے ایک مشہور اہل قلم ایچ جی ویلز نے آرچ بشپ آف کنٹربری کی اس تقریر کے خلاف اخبار سنڈے ریفری میں بہ زور آواز بلند کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ "اس مقدس ناشر کی گندی تقریر اور بے ہودہ اشارات کے مفہوم سے ایڈورڈ ہشتم اور ان کے ساتھی ایسے ہی پاک ہیں۔ جیسے پانی کا شفاف چشمہ۔ نیز لکھا ہے۔ کہ جس عیسائی گھرانہ میں اس نے پرورش پائی ہے۔ اس کے نزدیک کسی عورت کے متعلق ایسے شرمناک بے ہودہ اور غیر مصدقہ الزامات عائد کرنے والا کوڑوں کی سزا کا مستحق ہے۔

اسی سلسلہ میں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ آرچ بشپ آف کنٹربری و یارک نے سابق شاہ پر جو الزامات عائد کئے ہیں۔ ان کے خلاف سوشلسٹ لیڈر جن میں لارڈ اور لیڈی لوس مونٹیگیٹن کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ بے حد غیظ و غضب کا اظہار کر رہے ہیں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مجلس تکلفات سے آزاد اشخاص کا یہ گروہ اور ایچ جی ویلز جیسے ادبا متفق ہو کر چرچ کی اس بے حیائی اور گستاخی کے خلاف آواز بلند کریں گے۔

فی الواقعہ چرچ نے سابق شاہ انگلستان کے خلاف باوجود ان کے تخت سے دستبردار ہو جانے کے جو رویہ اختیار کیا ہے۔ وہ بیحد مذمت کے قابل ہے۔ اور اس کی پرزور مخالفت ہونی چاہیئے۔ دراصل چرچ چونکہ یہ محسوس کر رہا ہے۔ کہ لوگوں کے دلوں سے اس کے مٹتے ہوئے اقتدار کو ایڈورڈ ہشتم کے واقعہ نے بالکل ہی مٹا دیا ہے۔ عیسائیت پر یہ اتنی بڑی زد پڑی ہے جسکی مثال انگلستان کی تاریخ میں ملنی محال ہے۔ اور اندر ہی اندر اس کے خلاف ایسا مواد پک رہا ہے۔ جو انقلاب عظیم پیدا کرنے والا ہوگا۔ اس لئے چرچ کے ٹھیکیدار سخت پریشان خاطر ہو چکے ہیں۔ اور اس حالت میں وہ عام اخلاقی اور مجلسی آداب کو بھی بالائے طاق رکھ کر بے حد گھناؤنی شکل میں رونما ہو رہے ہیں۔

کیا اس طرح وہ چرچ کو آنے والے انقلاب سے محفوظ رکھ سکیں گے۔ ہر دور اندیش کا جواب یہی ہوگا۔ کہ قطعاً نہیں۔ بلکہ وہ اسے قریب تر لانے کا باعث بنیں گے۔ اور یقیناً وہ وقت آئے گا۔ جیسے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دوربین آنکھ اسوقت دیکھ رہی ہے۔ اور جس کا مختصر ذکر آپ نے یوں فرمایا ہے:۔

"پادری سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اس جنگ میں کامیاب رہے ہیں۔ لیکن ایڈورڈ کی قربانی ضائع نہیں جائے گی۔ کیونکہ وہ پیشگوئیوں کے ماتحت ہوئی۔ یہ بیج بڑھے گا۔ اور ایک دن آئے گا۔ کہ انگلستان نہ صرف اسلامی تعلیم کے مطابق طلاق کو جائز قرار دیگا بلکہ دوسرے مسائل کے متعلق بھی وہ اسلامی تعلیم کے مطابق قانون جاری کرنے پر مجبور ہوگا۔ بادشاہ آخر کیا ہوتا ہے۔ ملک اور قوم کا خادم۔ اور خادم اپنے آقا کے لئے جان دیا ہی کرتے ہیں۔ ایڈورڈ نے اپنی قربانی دیکر آئندہ عمارت کی پہلی اینٹ مہیا کی ہے اس کے بعد دوسری اینٹیں آئیں گی۔ اور ایک نئی عمارت تیار ہوگی جس پر انگلستان بجا طور پر فخر کر سکیگا"۔

اتحاد ملت کا شیرازہ منتشر ہوگیا

افسوس! مسجد شہید گنج کے حادثہ سے پیدا ہونے اور اس کے کھنڈرات میں پرورش پانے والی مجلس "اتحاد ملت" کا بھی شیرازہ تھوڑے ہی عرصہ میں منتشر ہوگیا۔ اور سکرٹری مجلس اتحاد ملت نے میر محمد دین میر۔ یعسوب الحسن بی۔ اے اور آقا بیدار آئم ایل اے کو مجلس سے علیحدہ کرنے کا اعلان کر دیا۔ حالانکہ یہ ان لوگوں میں ہیں۔ جن کے دم سے مجلس اتحاد ملت کی بزم میں کچھ رونق تھی۔

مسلمانوں کے لئے سب سے بڑی مصیبت یہی ہے۔ کہ ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے ان میں سے اتحاد کی رحمت اٹھالی گئی ہے۔ اور یہ اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک خدا تعالےٰ کے مامور کو قبول کر کے وہ از سر نو ایک سلک میں منسلک نہ ہو جائیں

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے متعلق خدا تعالیٰ کا ایک انذاری نشان

احمد بیگ اور اس کے بعض اقارب کی نسبت حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی

(۱)

سلسلہ احمدیہ کے ناکام حریف مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے "اہلحدیث" مورخہ ۱۸ - دسمبر ۳۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس اہم بالشان پیشگوئی پر جو "محمدی بیگم والی پیشگوئی" کہلاتی ہے۔ اپنی فرسودہ طرز تحریر میں اعتراض کرتے ہوئے طنزاً لکھا ہے:- "اللہ اللہ یہ ہے وُہ نشان۔ یہ ہے وُہ الہام جو اپنے اصلی معنے میں پورا نہ ہونے کی وجہ سے امتِ مرزائیہ کے لئے پریشانی کا باعث بن رہا ہے۔ اور اسی پریشانی میں اس کے افراد جو جی میں آئے۔ کہہ دیتے ہیں۔ اگر ان کی مختلف تعبیرات مرزا صاحب کو پہونچیں۔ تو وُہ یہی کہیں گے۔ ؎ شد پریشاں خواب من از کثرتِ تعبیر ہا"

پھر اس نشان کے متعلق ازراہِ تمسخر لکھا ہے:- "دُلہن تو دُنیا میں ہے۔ اور دُولہا بہشت میں"

چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اس نشان پر عموماً ہنسی اڑاتے رہتے ہیں۔ اور اُن کے سر میں غالباً یہ سودا ابھی سمایا ہوا ہے۔ کہ وُہ اس پیشگوئی پر ایک چند ورقی رسالہ "نکاح مرزا" لکھ کر اب اس کی تکذیب کا کافی مصالحہ جمع کر چکے ہیں۔ اس لئے نہ صرف اُن کے اس اعتراض کے جواب میں بلکہ اُن سعید رُوحوں کی ہدایت کے لئے جو اس پیشگوئی کے متعلق تفصیلی کوائف معلوم کرنے کی شائق ہیں۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس پر ایک تفصیلی نگاہ ڈال دی جائے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ ان مضامین کا بغور مطالعہ فرمائیں۔ اور غیر متعصب غیر احمدی اصحاب کو بھی دکھائیں۔ تاکہ اس پیشگوئی کے سلسلہ میں اگر اُن کے قلوب اوہامِ فاسدہ کا شکار ہو چکے ہوں۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اُن کا ازالہ ہو جائے (ایڈیٹر)

تبشیری و انذاری نشانات

اللہ تعالےٰ اپنے نبی کی صداقت کے ثبوت میں اگرچہ آفاقی و انفسی اور آسمانی و زمینی نشانات اس کثرت اور تواتر کے ساتھ نازل فرماتا ہے۔ کہ نہ صرف ان نشانات کی تعداد اہل بصیرت کے لئے اس امر کا ثبوت بہم پہنچانے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ کہ مدعی ماموریت اپنے دعوے میں راستباز ہے بلکہ اُن نشانات کی اقسام بھی سینکڑوں ہوتی ہیں۔ کہیں وہ نشانات رشتہ داروں کے لئے دکھائے جاتے ہیں۔ کہیں اہلِ قوم کے لئے دکھائے جاتے ہیں۔ کہیں اہلِ ملک کے لئے دکھائے جاتے ہیں۔ کہیں اُن کا دائرہ اس قدر وسیع ہوتا ہے۔ کہ وُہ ساری دُنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ پھر کہیں بعض نشانات امراء کے متعلق ہوتے ہیں بعض غرباء کے متعلق ہوتے ہیں۔ بعض موجودہ نسل کے لئے ہوتے ہیں۔ اور بعض آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ہوتے ہیں لیکن ایک موٹی تقسیم نشاناتِ الٰہیہ کی یہ ہے۔ کہ ان کا ایک حصہ تبشیری اور دوسرا انذاری ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے اس تقسیم کا ذکر مسلاً مبشّراً و منذراً (م - ۱۶۵) کے الفاظ میں کیا ہے۔ اور اس امر کی وضاحت فرمائی ہے۔ کہ نشانات ہمیشہ تبشیری رنگ ہی اپنے اندر نہیں رکھتے بلکہ مخالفینِ انبیاء کے متعلق جو نشانات ہوں وُہ انذاری پہلو لئے ہُوئے ہوتے ہیں ہر شخص ادنے تامل سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ انذاری اور تبشیری نشانات میں نہایت کھلا فرق اور امتیاز ہے۔ لیکن حقیقت ناشناس افراد چونکہ اللہ تعالےٰ کی اس سنت سے ناواقف ہوتے ہیں۔ جو انذاری نشانات کے متعلق اس کی دُنیا میں جاری ہے اس لئے وُہ انذاری نشانات کو بھی اُسی نگاہ سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ جس نگاہ سے انہوں نے تبشیری نشانات کو دیکھا ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی سنت سے ناواقفیت کی وجہ سے وُہ اس غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ فلاں نشان دکھانے کا وعدہ تو دیا گیا تھا۔ مگر پُورا نہ ہُوا ؛

مرزا احمد بیگ اور اس کے اقارب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو پیشگوئی تھی۔ وُہ بھی ایک انذاری نشان تھا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا گیا۔ اور ضروری تھا۔ کہ اس نشان کے گرد وپیش وُہی سنت اللہ جاری ہوتی۔ جو اور انذاری نشانات کے متعلق ہے۔ لیکن اس تفاوت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے جس کا تذکرۃ الصدر سطور میں ذکر کیا گیا ہے دشمنان احمدیت یہ اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ نعوذ باللہ۔ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔

پیشگوئی کی غرض وغایت

اس پیشگوئی کو پورے طور پر سمجھنے اور اس کی حقیقت و اصلیت معلوم کرنے کے لئے سب سے پہلا سوال جو انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ اس پیشگوئی کی کیا غرض تھی۔ اور کیوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بقول مخالفین یہ خیال آیا۔ یا کیوں ہمارے اعتقاد کے مطابق اللہ تعالےٰ نے آپ کو حکم دیا۔ کہ احمد بیگ کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کریں"

مضحکہ خیز خیالات

اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس رشتہ کے ذریعہ اپنی عزت و عظمت میں کسی اضافہ کے متمنی تھے۔ تو یہ۔ ایک نہایت ہی مضحکہ خیز خیال ہے کیونکہ خاندانی عظمت جن چیزوں پر موقوف ہوتی ہے۔ اور جو یہ ہیں۔ تقوےٰ و طہارت۔ اعلےٰ حسب و نسب۔ دُنیوی عزت و وجاہت۔ اور مال و دولت۔ ان میں سے کوئی ایک چیز بھی ایسی نہیں تھی جس میں مرزا احمد بیگ کے خاندان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان پر فوقیت حاصل ہوتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خاندان تقوےٰ و طہارت کے لحاظ سے جو بلند پایہ رکھتا ہے وُہ کسی پر پوشیدہ نہیں۔ حسب و نسب کے لحاظ سے بھی مرزا احمد بیگ کے خاندان میں کوئی خاص کشش یا جاذبیت نہیں تھی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے شادی کی محرک ہوتی دُنیوی عزت و وجاہت بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کو کئی پشتوں سے حاصل ہے۔ اس کا مرزا احمد بیگ کا خاندان کیا مقابلہ کر سکتا تھا۔ دولت و ثروت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کو اُن سے بہت زیادہ حاصل تھی۔ پس تحریک شادی کے لئے ان وجوہات میں سے کوئی بھی وجہ نہیں ہو سکتی ؛ پھر کوئی شخص خیال کر سکتا ہے۔ کہ ممکن ہے خود محمدی بیگم میں کوئی خاص وجہِ کشش ہو۔ مگر اول تو یہ صحیح نہیں۔ لیکن اگر بفرض محال اسے درست تسلیم کر لیا جائے۔ تو کیا کوئی شخص جس میں عقل و انصاف کا ذرا بھی مادہ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اُس عظیم الشان ذاتی کیرکٹر کو دیکھتے ہوئے جس کی بناء پر آپ نے تمام دُنیا کو چیلنج کیا۔ کہ "کون تم میں سے ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲) "کوئی شخص دُور یا نزدیک رہنے والا ہماری گزشتہ سوانح پر کسی قسم کا داغ ثابت نہیں کر سکتا" (نزول المسیح صفحہ ۲۱۲) آپ کی طرف کسی نفسانی خواہش کو منسوب کر سکتا ہے۔ قطعاً نہیں۔ روحانی بصیرت سے اگر کوئی شخص کلیتہً محروم ہو چکا ہے۔ اور ناپاک فطرت رکھتا ہے۔ تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔ اور در اصل ایسے ہی اندھوں اور گندہ دلوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی الزام لگایا۔ اور کہا۔ کہ آپ نے حضرت زینب رض کو اچانک دیکھ لیا۔ اور اس پر عاشق ہو گئے۔ دیکھا وہ زیر آیت (امسک علیک زوجک)

حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق کہا کہ انہوں نے زلیخا سے ناجائز فعل کا ارادہ کیا۔ (تفسیر جلالین۔ درمنثور۔ ابن جریر وخازن زیر آیت ولقد همت به وهم بها)

حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق کہا کہ انہوں نے ایک شخص کی بیوی پر عاشق ہو کر اُسے زبردستی اپنے گھر میں ڈال لیا۔ (جلالین صفحہ ۳۷۸)

حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق کہا کہ انہوں نے ایک عورت پر عاشق ہو کر بعد میں اس سے نکاح کر لیا۔ (جلالین صفحہ ۳۸۰)

مگر وہ جس کے سر میں دماغ۔ اور دماغ میں عقل کا شائبہ بھی پایا جاتا ہو۔ اسکی ضمیر ایسے خیالات کو دھکے دے گی۔ اس کا فہم انہیں باطل قرار دے گا۔ اور وہ اُن بدفطرت انسانوں پر نفرین کرے گا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے مقدس انسانوں کو مورد الزام ٹھہراتے ہوئے ذرا بھی شرم و حیا محسوس نہ کی ؎

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قلبی کیفیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بے شک اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کی۔ مگر نہ اپنے نفس کے لئے بلکہ جیسا کہ آگے چل کر ثابت کیا جائے گا۔ محض اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کی طاقتوں کے اظہار کے لئے ورنہ آپ کے اپنے نفس کی کیفیت یہ تھی۔ کہ آپ ۲۰- جون ۱۸۸۶ء کو حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:-

"اصل حال اس عاجز کا یہ ہے۔ کہ جب سے اس تیسرے نکاح کے لئے اشارہ غیبی ہوا ہے۔ تب سے خود طبیعت متفکر و متردد ہے۔ اور حکم الٰہی سے گریز کی جگہ نہیں۔ مگر بالطبع طبیعت کارہ ہے ‖ ۔ عاجز نے یہ عہد کر لیا ہے۔ کہ کیسا ہی موقعہ پیش آئے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے صریح حکم سے اس کے لئے مجبور نہ کیا جاؤں۔ تب تک کنارہ کش رہوں ‖"

(الحکم ۱۷- جون ۱۹۰۳ء)

کیا نفسانی خواہش کے ماتحت رشتہ کے طالب کی یہی کیفیت ہوا کرتی ہے؟ پھر ایسی صورت میں جبکہ یہ پیشگوئی اس وقت کی گئی۔ جبکہ وہ لڑکی ہنوز نابالغ تھی۔ اور آٹھ یا نو برس اس کی عمر تھی۔ (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۸۶) کسی نفسانی خواہش کا گمان کرنا۔ اگر حماقت نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود کے قریبی رشتہ داروں کی مذہبی حالت

اصل واقعہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قریبی رشتہ دار یعنی محمدی بیگم کے حقیقی ماموں۔ خالہ۔ پھوپھی اور والدہ وغیرہ بے دینی اور الحاد کے گڑھے میں گرے ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے۔ دین اسلام پر تمسخر اور استہزاء کرتے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا بھی انکار کرنے سے باز نہ رہتے۔ علاوہ ازیں ہندوانہ رسوم کا ان پر اس قدر گہرا اثر تھا۔ کہ جس طرح ہندوؤں کے ہاں اپنے خاندان میں نکاح ناجائز سمجھا جاتا ہے اسی طرح وہ بھی یہ خیال کرتے۔ کہ اسلام نے چچا۔ ماموں۔ اور خالہ کی لڑکی کے ساتھ نکاح جائز قرار دینے میں غلطی کی ہے اور کہا کرتے۔ کہ مندرجہ بالا رشتوں میں سے کسی جگہ نکاح کرنا حقیقی ہمشیرہ کے ساتھ نکاح کرنے کے مترادف ہے۔ اگر کہا جاتا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی خالہ کی لڑکی حضرت زینبؓ کے ساتھ نکاح کیا۔ تو کہتے۔ نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ناجائز کام کیا ؎

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان لوگوں کی اس بے دینی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

ان الله رأى ابناء عمّى وغيرهم من شعوب ابی وامی المغمورين فی المهلكات والمستغرقين فی السيئات من الرسوم القبيحة والعقائد الباطلة والبدعات ورأهم منقادين لجذبات النفس واستيفاء الشهوات. والمنكرين لوجود الله ومن المفسدين۔ (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۶۶)

یعنی خدا تعالیٰ نے میرے چچازاد بھائیوں اور ان کے دوسرے قریبی رشتہ داروں کو دیکھا۔ کہ وہ انسانی روح کو ہلاک کرنے والی باتوں میں منہمک ہیں۔ اور رسوم قبیحہ عقائد باطلہ۔ اور بدعاتِ فاسدہ میں مستغرق ہیں۔ نیز یہ بھی۔ کہ وہ سفلی جذبات کے تابع۔ اور شہوات کے پورا کرنے میں اپنے نفس کے غلام ہیں۔ بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے وجود سے انکار کرتے۔ اور فتنہ و فساد پر کمربستہ رہتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں۔ لا يبتولون من سب رسول الله صلے الله عليه وسلم بل كانوا عليه من المداومين (صفحہ ۵۶۷) وہ ہمیشہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے۔ اور اپنے اس ناپاک فعل پر کبھی ندامت کا اظہار نہ کرتے ؎

اسی طرح فرماتے ہیں۔ كانوا اشد كفراً بالله ورسوله والمنكرين لقضاء الله وقدره ومن الدهريين (صفحہ ۵۶۷) یعنی یہ لوگ خدا اور رسول کے شدید منکر تھے۔ قضاء و قدر کو نہ مانتے بلکہ کہنا چاہیئے۔ کہ دہریہ تھے۔

یہ بھی فرماتے ہیں۔ کہ كانوا يستهزءون بالله ورسوله ويقولون (قاتلهم الله) ان القرآن من مفتريات محمد (صلے الله عليه وسلم) (صفحہ ۵۶۸) یعنی خدا اور رسول کی باتوں پر وہ تمسخر اڑاتے۔ اور (خدا انہیں ہلاک کرے) یہ بھی کہا کرتے۔ کہ قرآن تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے مفتریات میں سے ہے ؎

ایک روح فرسا واقعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آئینہ کمالات اسلام میں ان لوگوں کی تاریک زندگی کا ذکر کرتے ہوئے ایک واقعہ بھی ارقام فرمایا ہے جس سے ان لوگوں کی بے دینی اور کفر و الحاد پر روشنی پڑتی ہے آپ فرماتے ہیں۔ فاتفق ذات ليلة انی كنت جالساً فی بيتی اذ جاءنی رجل باكياً ففزعت من بكاءه فقلت اجاءك نعی موت۔ قال بل اعظم منه۔ انی كنت جالساً عند هؤلاء الذين ارتدوا عن دين الله فسبّ احدهم رسول الله صلے الله عليه وسلم سباً شديداً غليظاً ما سمعت قبله من فم كافرٍ ورأيتهم انهم يجعلون القرآن تحت اقدامهم ويتكلّمون بكلمات يرتعد اللسان من نقلها ويقولون ان وجود الباری ليس بشیء وما من اله فی العالم ان هو الا كذب المفترين۔ قلت اولم احذرك من مجالستهم فاتق الله ولا تقعد معهم وكن من التائبين (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۶۸)

یعنی ایک رات ایسا اتفاق ہوا۔ کہ میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ میرے پاس ایک شخص روتا ہوا آیا۔ میں نے گھبرا کر اس سے پوچھا۔ کہ تو کیوں روتا ہے۔ کیا کسی عزیز کے مرنے کی خبر تجھے ملی؟ اس نے کہا۔ اس سے بھی بڑھ کر بات ہوئی ہے۔ پھر اس نے بتایا۔ کہ میں ان لوگوں کے پاس جو دین اسلام سے مرتد ہو چکے ہیں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ان میں سے ایک نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی شدید غلیظ اور گندی گالی دی کہ میں نے آج تک ویسی گالی کسی کافر کے مونہہ سے بھی نہیں سُنی۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ قرآن کو اپنے پاؤں تلے روندتے ہیں۔ اور ایسے کلماتِ کفر اپنی زبان سے نکالتے ہیں۔ کہ میں انہیں دہرانے سے قاصر ہوں۔ اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ وجودِ باری کی کچھ حقیقت نہیں۔ اور نہ زمین و آسمان کا کوئی خدا ہے یہ محض ڈھکوسلے ہیں۔ جو مفتری لوگوں نے گھڑ لئے۔ میں نے اُسے کہا۔ کہ کیا میں نے تجھے ان لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے سے منع نہیں کیا تھا۔ توبہ کر۔ خدا سے ڈر۔ اور آئندہ ان لوگوں کے پاس مت بیٹھ ؎

حضرت مسیح موعودؑ سے نشان کا تقاضا

جب اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خلعت ماموریت سے سرفراز فرما کر اہل عالم کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا۔ تو ان لوگوں پر کوئی اثر نہ ہوا۔ بلکہ ان کا کفر اور عناد اور بھی ترقی کر گیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تقاضا کیا کہ اگر اسلام سچا ہے۔ اور دنیا کا کوئی خدا ہے۔ تو ہمیں نشان دکھایا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس امر کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

بینماھم کذٰلک اذا اصطفانی ربی لتجدید دینہ۔ واظھار عظمۃ نبیہ ونشر ریّا یا سمیتہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وامرنی لدعوۃ الخلق الی دین الاسلام وملۃ خیر الانام۔ ورزقنی من الالہامات والمکالمات والمخاطبات والمکاشفات رزقاً حسناً وجعلنی من المحدثین فبلغ ھذا الخبر وھذہ الدعوۃ وھذا الدعوٰی ابناء عمی وکانوا اشد کفراً باللہ ورسولہ والمنکرین لقضاء اللہ وقدرہ ومن الدھریین۔ فاشتعل غضبھم حسداً من عند انفسھم فطغوا وبغوا واستدعوا الایات استھزاءً وقالوا لا نعلم انہ یکلم احداً او یقدر امراً او یوحی الی رجل وینبئی من شیء ان ھو الا مکر مستمر قد انتاب من الاولین وکلہ کید وختر وذلاقۃ لسن فلیاتنا باٰیۃٍ ان کان من الصادقین۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۷)

ان لوگوں کی یہی حالت تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے دین اسلام کی تجدید اور اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے چن لیا۔ اور مجھے حکم دیا کہ میں مخلوق کو آستانہ اسلام پر جھکاؤں۔ اور انہیں ملت خیر الانام کا خادم بناؤں۔ اور اس نے مجھے الہامات مکالمات و مخاطبات اور مکاشفات سے مشرف کیا۔ اور مجھے محدثین میں شامل کیا۔ لیکن جب میری اس دعوت اور دعوٰی کی خبر میرے چچا زاد بھائیوں کو پہونچی۔ تو وہ چونکہ پہلے سے ہی خدا اور رسول کے منکر تھے۔ قضاء و قدر کو نہ مانتے بلکہ دہریہ تھے۔ اس لئے وہ مشتعل ہو گئے اور حسد کرتے ہوئے انہوں نے سخت سرکشی دکھائی۔ اور استہزاءً نشانات طلب کئے یہاں تک کہ انہوں نے کہا ہم کسی خدا کے قائل نہیں نہ اس امر کے قائل ہیں کہ وہ کسی سے بول سکتا۔ یا کچھ کر سکتا ہے۔ یا کسی کی طرف وحی نازل کرتا۔ اور اپنے پیاروں کو خبریں دیا کرتا ہے۔ یہ محض مکر و فریب ہے جیسے ابتدا سے لوگ کرتے چلے آئے ہیں۔ ورنہ اگر تو سچا ہے۔ تو ہمیں کوئی نشان دکھا۔

اسلام کی علانیہ توہین

پھر انہوں نے اسی پر بس نہ کی۔ بلکہ اخبار چشمۂ نور امرتسر میں اگست ۱۸۸۵ء میں ایک اشتہار شائع کیا (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۸۵) جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کو گالیاں دیں۔ خدا تعالےٰ کے وجود سے انکار کیا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ سے ان کی صداقت اور وجود باری کے متعلق نشان طلب کیا۔ اور اس اشتہار کو اکناف عالم میں پھیلایا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

کتبوا کتاباً کان فیہ سبّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسبّ کلام اللہ تعالیٰ وانکار وجود الباری عزّ اسمہ ومع ذٰلک طلبوا فیہ آیات صدقی منی وآیات وجود اللہ تعالیٰ وارسلوا کتابھم فی الآفاق والاقطار واعانوا بھا کفرۃ الھند وعتوا عتواً کبیراً۔ ما سمع مثلہ فی الفراعنۃ الاولین۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۸)

یعنی انہوں نے ایک اشتہار شائع کیا۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کو گالیاں دی گئی تھیں۔ اور وجود باری عز اسمہٗ کا انکار کیا گیا تھا پھر ساتھ ہی میری صداقت اور خدا تعالےٰ کی ہستی کے ثبوت میں مجھ سے نشانات کا تقاضا کیا گیا تھا۔ انہوں نے اس اشتہار کی اقطاع عالم میں خوب اشاعت کی۔ اور غیر مسلموں نے بھی ان کی تائید کی۔ اور ایسی سرکشی دکھائی کہ پہلے کسی فرعون میں بھی ایسی سرکشی کی مثال نہیں سنی گئی۔

کرامات الصادقین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی امر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قالوا لا نتقبل آیۃ حتی یرینا اللہ آیۃً فی انفسنا (ٹائٹل پیج صفحہ آخر) یعنی انہوں نے کہا ہم کسی نشان کو تسلیم نہیں کرینگے جب تک خدا ہمیں ہمارے خاندان میں کوئی نشان نہ دکھائے۔

بارگاہ ایزدی میں دعا

جب ان لوگوں کی بے دینی اور شرارت اپنی حدود سے متجاوز ہو گئی۔ اور کفر و فسق ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر گیا۔ اور انہوں نے انتہائی بے باکی سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینا۔ قرآن مجید کی بے حرمتی کرنا اور وجود باری کا انکار کرنا اپنا شغل بنا لیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں جھکے اور رب العالمین سے آپ نے التجا کی۔ کہ وہ ان بے دینوں کو اپنی قدرت کا کوئی نشان دکھائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

قلت یا رب یا رب انصر عبدک واخذل اعدائک۔ استجبنی یا رب استجبنی۔ الام یستھزء بک وبرسولک۔ وحتام یکذبون کتابک ویسبون نبیک۔ برحمتک استغیث یا حی یا قیوم یا معین۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۹)

یعنی میں نے دعا کی اور کہا اے میرے رب اے میرے رب اپنے بندے کی مدد فرما۔ اور ان دشمنوں کو رسوا کر۔ میری دعا کو قبول کر۔ اے میرے رب میری دعاؤں کو سن آخر کب تک تجھ پر اور تیرے رسول پر ہنسی اڑائی جائیگی اور کب تک یہ تیری کتاب کی تکذیب اور تیرے نبی کو گالیاں دیتے رہینگے۔ اے حی و قیوم اور اے معین خدا۔ میں تیری رحمت کا طلبگار ہوں۔ میری مدد فرما۔

اللہ تعالےٰ کے الہامات

آخر اللہ تعالےٰ نے آپ کی دعاؤں کو سنا۔ اور اس نے الہاماً آپ کو فرمایا:۔

انی رأیت عصیانھم وطغیانھم فسوف اضربھم بانواع الآفات ابیدھم من تحت السمٰوات وستنظر ما افعل بھم وکنا علیٰ کل شیءٍ قادرین۔ انی اجعل نساءھم ارامل وابناءھم یتامٰی وبیوتھم خربۃ لیذوقوا طعم ما قالوا وما کسبوا ولٰکن لا اھلکھم دفعۃ واحدۃ بل قلیلاً قلیلاً لعلھم یرجعون۔ ویکونون من التوابین ان لعنتی نازلۃ علیھم وعلیٰ جدران بیوتھم وعلیٰ صغیرھم وکبیرھم ونسائھم ورجالھم ونزیلھم الذی دخل ابوابھم وکلھم کانوا ملعونین الا الذین آمنوا وعملوا الصٰلحٰت وقطعوا تعلقھم منھم وبعدوا من مجالسھم فاُولٰئک من المرحومین

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۹)

یعنی میں نے ان کی نافرمانی و سرکشی کو دیکھا پس عنقریب میں مختلف قسم کی آفات سے انہیں ہلاک کروں گا۔ اور آسمان کے نیچے انہیں برباد کروں گا۔ اور تو دیکھیگا۔ کہ میں ان سے کیا سلوک کرتا ہوں۔ اور ہم ہر بات پر قادر ہیں۔ میں ان کی عورتوں کو بیوہ ان کے بچوں کو یتامیٰ اور ان کے گھروں کو ویران کروں گا۔ تاکہ وہ اپنے کئے اور کہے کا مزہ چکھیں۔ لیکن میں انہیں ایک دفعہ ہی ہلاک نہیں کروں گا۔ بلکہ آہستہ آہستہ کروں گا۔ تاکہ وہ رجوع کریں۔ اور اللہ کی طرف جھکنے والوں میں سے ہو جائیں۔ میری لعنت ان پر نازل ہوگی۔ اور نہ صرف ان پر بلکہ ان کے گھروں کی دیواروں پر اور ان کے چھوٹوں اور بڑوں اور عورتوں اور مردوں پر اور ان مہمانوں پر جو ان کے ہاں فروکش ہوں کیونکہ یہ سب ملعون ہیں۔ مگر وہ لوگ جو ان میں سے ایمان لے آئے۔ اور اعمال صالحہ بجا لائے۔ اور انہوں نے ان سے قطع تعلق کیا۔ اور ان کی مجالس سے احتراز کیا۔ ان پر رحم کیا جائیگا۔

سرکشی پر اصرار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جب اللہ تعالےٰ کا یہ کلام نازل ہوا۔ تو آپ نے ان لوگوں تک اسے پہنچا دیا مگر انہوں نے کوئی پرواہ نہ کی۔ بلکہ اپنی سرکشی اور بغاوت میں اور بھی زیادہ ہوتے چلے گئے۔

الفضل کا ہفتہ واری مکتوب جاپان

جاپان اور چین کے اہم معاملات حاضرہ

(الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے)

جاپان کو لوہے کی ضرورت

کوبے ۱۷ دسمبر (بذریعہ ہوائی ڈاک) اسلحہ کے بجٹ میں بے نظیر زیادتی کے پیش نظر پگ آئرن (ایک قسم کا کمایا ہؤا لوہا) کے تاجر عام حالات اور رفتار کے مقابلہ میں بہت بڑے بڑے سودے لے رہے ہیں۔ اور اندازہ ہے کہ پگ آئرن کی سپلائی اس مانگ کے مقابلہ میں کم ہے پگ آئرن کی فراہمی کے لئے جاپان زیادہ تر بیرونی ممالک پر انحصار رکھتا چلا آیا ہے۔ اس امر کی کوشش ضرور ہوتی چلی آئی ہے کہ جاپان کی اپنی پیداوار کو وسیع کیا جائے۔ مگر تاحال اس میں پوری کامیابی نہیں ہوئی۔ سال نو کے لئے جن ملکوں سے فراہمی کی امید ہے وہ برطانوی ہند۔ روس اور مانچوکو ہیں۔ مگر ایک لاکھ ٹن جس کی سال کے پہلے تین ماہ میں روس سے امید کی جاتی ہے۔ ابھی تک اس کا معاملہ غیر یقینی ہے۔ اگر روس سے پگ آئرن حاصل نہ کیا جا سکا۔ تو ہنن سے آئی ٹیٹسو (Honshu Seitetsu) یہ کوشش کریگا کہ اپنے کارخانہ سے زیادہ مال پیدا کر سکے یہ کمپنی اپنے کارخانوں کو جلد جلد وسیع کر رہی ہے اور وسعت کی متعدد تجاویز اس کے پاس مکمل تیار شدہ رکھی ہیں۔ جن میں سے دوسری پر اس وقت عمل ہو رہا ہے۔ سال نو کے مارچ میں اس قسط کے تمام انتظامات مکمل ہو جائینگے۔ اور ازاں بعد روس سے لوہا خریدنے کی ضرورت نہ رہے گی۔ آئندہ اڑھائی سال میں ہنن سے ای ٹیٹسو کی وسعت کی چوتھی اور پانچویں قسط بھی مکمل ہو جائے گی۔ جس کے نتیجہ میں اس کمپنی کی سالانہ پیداوار سات لاکھ ٹن کے قریب پہنچ جائے گی۔

اس وقت اندازہ ہے کہ سال نو کے اول تین ماہ میں مانگ کے مقابلہ میں اسّی ہزار ٹن کی کمی ہے۔ قیمتوں میں گو نہ زیادتی یقینی ہے اور اسلحہ کے لئے لوہے کی مانگ میں زیادتی کا ایک نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جہاز سازی کی صنعت اور مختلف قسم کی مشینوں کی ساخت پر لوہے کی قلت کا ضرور اثر پڑے گا۔

چانگلو سے نمک کی درآمد

جاپان سال بھر میں ۰۰۰ر۰۰ ۳ ٹن تجارتی نمک استعمال کرتا ہے اور کیمیکل انڈسٹریز کی ترقی کے پہلو بہ پہلو نمک کی مانگ بھی بڑھتی رہتی ہے۔ لہذا نمک کی فراہمی کا سوال کچھ عرصہ سے حکومت کے پیش نظر چلا آتا تھا۔ کیونکہ نہ صرف اس کا تجارت سے ہی تعلق ہے بلکہ ملک کے دفاعی انتظامات سے بھی۔ اسی سلسلہ میں حکومت کو چانگلو کے نمک کی طرف توجہ ہوئی اور اب خیال کیا جاتا ہے کہ نمک کی فراہمی کا مسئلہ تقریباً حل شدہ سمجھ لینا چاہئیے۔

چانگلو شمالی چین کے اس حصہ میں واقعہ ہے۔ جس کو ہوپے اہی کہتے ہیں اور جو پچھلے سال چین کی مرکزی حکومت سے الگ ہو کر جاپان کے ساتھ گونہ دوستانہ تعلقات پیدا کر رہا ہے۔ چانگلو نمک کی سالانہ پیداوار ۰۰۰ر۵۰ ۳ ٹن کے لگ بھگ ہے اور مانگ صرف ۰۰۰ر۰۰ ۲ ٹن کی ہے۔ ہر سال ۰۰۰ر۵۰ ٹن پس انداز ہو کر ۰۰۰ر۰۰ ۵ ٹن کا انبار کثیر جمع ہو چکا ہے۔ جس کے اکثر حصے کو خریدنے کا جاپان نے انتظام کیا ہے۔ نیز جاپانی اور چینی مشترکہ سرمایہ لگا کر یہ بھی بندوبست کیا گیا ہے۔ کہ سالانہ پیداوار جلد ہی ۰۰۰ر۰۰ ۵ ٹن کو پہنچ جائے۔

گمان ہے کہ آئندہ چند سالوں میں چانگلو سے آنے والے نمک کی مقدار ۰۰۰ر۰۰ ۷ ٹن کو پہنچ جائے گی۔ اور بحیرہ روم کے علاقوں سے آنے والے نمک کی ضرورت نہ رہے گی۔

چنگ تاؤ کی سٹرائک

چنگ تاؤ اور اس کے نواح میں جاپانی کارخانوں میں سٹرائک کے حالات ایک وقت اچھے خاصے تشویشناک نظر آنے لگے تھے۔ مگر تازہ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حالات اب رو بہ اصلاح ہیں۔ چنگ تاؤ صوبہ شانٹنگ میں واقع ہے۔ جس کی حدود ہوپے اہی اور چہار کی نئی خودمختار حکومت سے ملتی ہیں جب سٹرائک زوروں پر تھی۔ اور تصفیہ کی متعدد کوششوں میں ناکامی ہوئی تو اس خطرہ کے پیش نظر کہ کہیں مزدوروں کے ہاتھ سے کارخانوں کو نقصان نہ پہنچے جاپانی حکومت نے بحری سپاہ کے دستے وہاں اتار دئیے جنہوں نے مناسب جگہوں پر پہرے قائم کر دئیے۔ چینی حکومت نے اس اقدام کے خلاف احتجاج کیا۔ مگر جاپانی حکومت نے فیصلہ کیا کہ جب تک خطرہ دور نہ ہو جائے اس احتجاج کی پروا نہ کی جائے۔ اس کے بعد اطلاع آئی کہ چین نے بھی اپنے بحری دستے اس علاقہ میں بھیج دئے ہیں۔ مگر تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جاپانی افسروں اور چنگ تاؤ کے صدر بلدیہ کا آپس میں سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ جس کے مطابق صدر بلدیہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ مقامی کیومن طانگ کمیٹی کو توڑ دے گا مفسدین اور سٹرائک کے لیڈروں کو گرفتار کرے گا اور بلدیہ کے لئے جاپانی مشیر کاروں کا تقرر عمل میں لائے گا۔ موجودہ وقت میں چین میں کیومن تانگ ایسی ہی اہم سیاسی پارٹی ہے۔ جیسے انگلستان میں کنسرویٹو۔ کیونکہ مرکزی حکومت میں یہی پارٹی برسر اقتدار ہے مگر جاپان اس پارٹی کو اپنے مفاد کے لئے مضر خیال کرتا ہے۔

ناگہانی آفت عظیم

زمانہ قریب میں چین میں رونما ہونے والے تمام واقعات سے کہیں زیادہ اہم حالات کی وہ کایا پلٹ ہے۔ جو صوبہ شینسی (Shensi) میں جنرل چیانگ کے ایک مخالف جرنیل کے ہاتھوں اسیر ہو جانے سے ہوئی شینسی چین کے اندر ایک صوبہ ہے جس کی سوئی یوان سے جو اس وقت اندرونی منگولیا کے حملے کے پیش نظر خطرہ میں ہے حدود ملتی ہیں۔ سوئی یوان کی حفاظت کے سلسلہ میں جنرل چیانگ شینسی گیا تھا۔ یقینی علم بس اس جگہ ختم ہو جاتا ہے آگے جو ہے وہ خبروں کا ایک طومار ہے۔ جو آپس میں حد درجہ کی تضاد رکھتی ہیں۔ جن میں یہ امر تو ضرور مشترک ہے کہ چیانگ کو جنرل چیانگ ہو لیانگ نے قید کر لیا ہے۔ مگر یہ کہ بعدہٗ وہ قتل کر دیا گیا۔ یا ابھی زندہ ہے اس بارہ میں کوئی یقینی خبر نہیں۔

شینسی کا موجودہ گورنر جنرل چانگ ہو لیانگ جس نے چیانگ کیشک کو دفعتاً قید کر لیا ہے۔ وہی چیانگ ہو لیانگ ہے جو اس وقت مانچوریا کا گورنر تھا جب وہ واقعات ظہور پذیر ہوئے۔ جن کے نتیجہ میں مانچوکو کی حکومت کا قیام ہؤا۔ اس وقت چانگ ہو لیانگ نے چینی مرکزی حکومت سے مدد مانگی مگر اس کو حکم ملا۔ کہ مقابلہ مت کرو بلکہ حکمت سے پیچھے ہٹتے آؤ۔ باور کیا جاتا ہے کہ جنرل چیانگ کے خلاف اس کے دل میں اسی وقت سے غصہ چلا آتا ہے جس نے موقع ملنے پر اب یہ رنگ دکھایا ہے۔

جاپان میں یہ گمان کیا جاتا ہے کہ اس کارروائی کی تہ میں روس کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ اور روسی اخبارات کا بیان ہے کہ اس کا تعلق جاپان سے ہے۔ بہرحال یہ یقینی امر ہے کہ اگر چیانگ کی طاقت ٹوٹ گئی۔ تو اس کے بعد کوئی دوسرا چینی اس وقت ایسا نظر نہیں آتا۔ جو تمام ملک کو متحد کرنے کی قابلیت یا ذرائع رکھتا ہو اور یہ ظاہر ہے کہ جب تک چین سارا متفق

والیانِ ریاست ہائے ہند اور انکی رعایا

(۲)

خدا تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کے ماتحت انسانی فطرت میں حریت اور آزادی کے جذبات موجود ہیں۔ جوں جوں بچہ ہوش سنبھالتا ہے۔ رشد و تمیز کی عمر کو پہنچتا ہے۔ آزادی کے جذبات اس کے اندر موجیں مارنے لگتے ہیں۔ یہی جذبہ ہمیں اقوام عالم کی ہست و بود میں مضمر نظر آتا ہے۔ پھر یہی جذبہ ہمیں سلطنتوں کی تعمیر و تخریب میں دکھائی دیتا ہے۔

ریاستوں کی سیاسی پس ماندگی

حکومت کی غرض و غایت رعایا کی ضرورت کے مطابق قوانین نافذ کرنا اور قوانین کے مطابق ان پر حکومت کرنا ہے۔ نہ کہ جبر و ظلم سے رعایا کے جذبات کو کچلنا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بعض قواعد کے مطابق حکمران سے عہود و مواعید کئے جاتے۔ حلف لی جاتی اور بیدست و پا بناکر تخت پر بٹھایا جاتا جس پر وہ حتی المقدور قائم رہتا۔ اور یہی جذبہ ہم بوضاحت آج کل ہندوستانی اسمبلی کونسلوں یا عالم وجود میں آنے والی فیڈریشن کی ہیئت ترکیبی میں دیکھتے ہیں۔ جس میں ہر قوم کو اسی کا جائز یا مناسب حق دیکر تنایا گیا ہے۔ کہ گویا ہر قوم خود اپنی قوم پر حکومت کر رہی ہے۔ اور کرتی رہے گی۔ بہ الفاظ دیگر رعایا اپنا حق بطور امانت کسی لائق دیانتدار فرض شناس آدمی کے حوالہ کرتی ہے۔ جس سے اسے عدل و انصاف کی پوری پوری توقع ہوتی ہے۔ نہ یہ کہ یہ حکمران کا ذاتی حق ہوتا ہے۔ مگر بعض جگہ رعایا آجکل اس سبق کو بھلا بیٹھی ہے۔ لیکن ہندوستانی ریاستوں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ ان کے اندر عہدہ داران تا ہرگز پتا نہیں جانتے جو کسی قوم کے آزاد جذبات کی نشوونما اور ان کی عملی زندگی کے ارتقار کے لئے ضروری ہیں۔ ہندوستانی والیانِ ریاست کم و بیش ایک صدی سے امن و امان کی برکتوں سے مالا مال ہیں۔ مگر آج تک ریاستوں میں اچھی حکومتوں کے اثرات کا پتہ نہیں چلتا۔ اگر ہم اس نقطۂ نظر سے ہندوستانی ریاستوں کے حالات کا معائنہ کریں۔ تو انکی سیاسی پس ماندگی کا افسوسناک منظر دکھائی دیتا ہے۔ ان میں سے اکثر میں لوکل سلف گورنمنٹ کا نشان تک نہیں ملتا۔ ایسی ریاستیں شاذ و نادر ہیں۔ جن کی کوئی میونسپل کمیٹی برطانی ہند کی شہری میونسپلیٹیوں کی سطح پر ہو۔ دیہاتی پنچایتیں اور سینٹری بورڈ بھی ریاستوں میں اسقدر کم ہیں۔ کہ انگلیوں پر ان کا شمار کیا جا سکتا ہے۔ چند جنوبی ہند کی ریاستوں کے سوا کسی ریاست میں بھی قابل ذکر نمائندہ ادارے نہیں۔ دو درجن ریاستیں بھی ایسی نہیں۔ جن میں مشاورتی کونسلیں موجود ہوں۔ اور جن ریاستوں میں کونسلیں ہیں۔ ان کی حیثیت بڑی میونسپل کمیٹیوں سے بڑھ کر نہیں۔ ریاستوں کی رعایا کی آواز کا نظام حکومت میں کوئی مؤثر دخل نہیں ہوتا۔ ایسے نمائندہ ادارے جن میں برٹش انڈیا کی کونسلوں کی طرح اکثریت منتخب کی جاتی ہو۔ جنہیں بجٹ کے متعلق ووٹ دینے۔ ریزولیوشن پاس کرنے عام دلچسپ معاملات پر بحث کرنے اور سوال پوچھنے کا اختیار ہو۔ ہرگز کسی ریاست میں پائے نہیں جاتے۔ ریاستوں کی اگزیکٹو اپنے آپ کو رعایا کے سامنے ذمہ دار یا جوابدہ نہیں سمجھتی۔ چونکہ ریاستوں میں غیر ذمہ دار اگزیکٹو کا وجود قائم ہوتا ہے۔ اسلئے ریاستوں کی رعایا کو اتنا بھی حق نہیں ہوتا۔ کہ نظامِ حکومت پر سرسری نکتہ چینی بھی کر سکے۔ یا اپنی تکالیف کا اظہار کر سکے۔ نہ ہی ان ریاستوں میں ابتدائی طریقہ تعلیم کو وسیع کیا جاتا ہے۔ اور نہ ہی حفظان صحت اور لوگوں کی اخلاقی حالت بہتر بنانے پر روپیہ صرف کیا جاتا ہے۔ ملازمتوں میں قابل لوگ بھرتی نہیں کئے جاتے۔ بلکہ اکثر بیرونی لوگوں کو ملازمت میں داخل کر لیا جاتا ہے۔ جن کو ریاستی رعایا سے قطعاً ہمدردی نہیں ہوتی۔ تنخواہیں وقت پر باقاعدگی سے نہیں ملتیں۔ ناقابل مگر سفارشی لوگوں سے دفتروں کا کام خراب ہوتا رہتا ہے۔ حکمران ریاست کو اپنی ذاتی جائداد تصور کرتا ہے۔ کوئی مقررہ سول لسٹ نہیں۔ بجٹ شائع نہیں کئے جاتے۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹیوں کا نام تک سننے میں نہیں آتا۔

ریاستی رعایا کی مشکلات

آئینی حکومتوں کا دوسرا زبردست پہلو قانون کا نفاذ ہوا کرتا ہے۔ چند مستثنیات کو چھوڑ کر ہندوستانی ریاستوں میں اسکا بھی وجود پایا نہیں جاتا۔ شخصی آزادی رعایا کو حاصل نہیں۔ والیان ریاست عام طور پر مطلق العنانہ قوت کا استعمال کرتے ہیں۔ اور خود مختار ریاستوں میں غیر آئینی چیرہ دستیاں ہر جگہ دیکھنے میں آتی ہیں۔ جائدادیں محفوظ نہیں۔ یہاں تک کہ حکمران کا مذہب اسکی جس رعایا کے مذہب سے جداگانہ ہوتا ہے۔ اسے حریت ضمیر بھی حاصل نہیں۔ پریس کی آزادی مفقود۔ گفتار کی آزادی کالعدم۔ اور جلسے منعقد کرنے کی آزادی غائب۔

آئین جدید اور ریاستی رعایا

آئین جدید جس کا برطانی ہند میں بڑے جوش و خروش سے خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔ ریاستی رعایا کیلئے یکسر بے فائدہ ہے۔ آئین جدید کا ڈھانچہ تیار کرنیوالوں نے ریاستی رعایا کے مشورے کے بغیر ہی انکی گردنوں پر ایک دائمی غلامی کا جوا رکھدیا۔ ہمیشہ کے لئے انہیں بے زبان اور بے بس بنادیا۔ بھلا یہ بھی کوئی انصاف ہے کہ فیڈرل اسمبلی میں ریاستی نمائندے منتخب ہونے کی بجائے ریاستی حکمرانوں کے نامزد ہوا کریں۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ ریاستی رعایا کے مقتضیات کو پس پشت ڈال کر والیانِ ریاست کی غلامی کا دم بھرا کریں۔

ریاستی رعایا کی شکایات

کوئی حکومت رعایا کے جذبات کو زیادہ دیر تک دبا نہیں سکتی۔ خصوصاً جبکہ اس کے چاروں طرف مخلوق خدا آزادی کے سرچشمہ سے سیر ہو رہی ہو۔ ایسے ماحول میں حکومت کو آئندہ واقعات کی اہمیت اور نزاکت کا احساس کرنا چاہیئے۔ اور رعایا کے ساتھ ہمدردی کرنی اور اسکی خوشنودی اور تعاون حاصل کرنا چاہیئے۔ کوئی زمانہ تھا۔ جبکہ لوگوں کا یہ خیال تھا۔ کہ دست قدرت نے ان کی قسمت میں مصائب و نوائب کی تلخی مقدر کر رکھی ہے۔ اور کوئی شے ان کی تکالیف میں کمی کا باعث نہیں ہو سکتی۔ لیکن اب وہ زمانہ رفت گذشت ہو گیا۔ اب لوگوں کا اعتماد ایسے حکمرانوں پر سے قطعاً اٹھ گیا ہے جو خود مختار محض ہوں۔ جابر حاکموں کا زمانہ ختم ہو گیا۔ اب ہمیں کم از کم ایسے حاکموں کی ضرورت ہے۔ جن کے قلب غرباء کے شدائد پر ہمدردی سے دھڑکیں۔ اور جو حتی الوسع رعایا کی حالت کو بہتر اور خوشتر بنائیں۔ حکمران کو اپنی رعایا کے لئے عالی ہمت۔ بلند حوصلہ۔ سمجھدار۔ بلند اخلاق و نیک چلنی کا مالک ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اسے اپنی رعایا کے سامنے اپنا نمونہ پیش کرنا ہوتا ہے۔ بعض ریاستوں میں ریاستی رعایا کو اہم شکایات ہیں۔ جن کا ازالہ نہایت ضروری ہے۔ پیمانۂ صبر کے لبریز ہونے سے پہلے ان کا اندفاع لازمی امر ہے۔ بعض ریاستوں نے ایسی تحریکات کے دبانے کے لئے سخت قوانین نافذ کر رکھے ہیں۔ مگر یہ کسی طرح اس مرض کا صحیح علاج متصور نہیں ہو سکتا۔ ایسی ریاستوں کو اپنی سخت گیرانہ پالیسی پر نظر ثانی کرنی چاہیئے۔ اور نرمی۔ رحمدلی رواداری اور دادرسی سے کام لینا چاہیئے۔

(امیر عالم بی اے پٹیالوی)

اسلام اور بین الاقوام صلح و اتحاد

یوں تو اسلام ایک خزانہ ہے جس میں بے بہا جواہرات موجود ہیں۔ ایک بحر ناپیدا کنار ہے جس کی تہ میں آبدار موتیوں کا گنجینہ ہے۔ مگر اس وقت میں صرف بین الاقوامی صلح اور امن قائم کرنے کے متعلق اسلام کے ان بے عدیل اصول کا مختصراً ذکر کرونگا جو دیگر ادیان عالم میں بالکل مفقود ہیں۔

آج عالم کا ذرہ ذرہ خرد امن کی سلامی کے لئے بیتاب نظر آتا ہے۔ مگر دنیا کا کونسا مذہب ہے جس نے اتحاد باہمی کی بنیاد قائم کی ہو۔ صرف اسلام۔ چنانچہ فرمایا۔ وان من امة الا خلا فیھا نذیر ولقد بعثنا فی کل امة رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت۔ یعنی دنیا میں کوئی امت اور کوئی قوم بھی ایسی نہیں جس کی طرف ہم نے کوئی نہ کوئی رسول نہ بھیجا ہو۔ اس میں اسلام نے یہ بتایا ہے۔ کہ تمام مذاہب کے بزرگوں اور ہادیوں کی عزت ہر انسان پر فرض ہے۔ اگر ہندو کرشن جی مہاراج اور رام چندر جی مہاراج کو اپنا پیشوا اور مصلح مانتے ہیں۔ تو ان کی اسی طرح عزت کرو جس طرح تم اپنے پیشواؤں کی کرتے ہو۔

اسی بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں۔ الانبیاء اخوۃ لعلات یعنی انبیا علاتی بھائی ہوتے ہیں۔ جس طرح مختلف ماؤں کے بیٹے جن کا باپ ایک ہو ایک دوسرے کو بھائی تصور کرتے اور آپس میں برادرانہ طور پر رہتے ہیں۔ اسی طرح تمام مذاہب عالم کے بزرگوں اور پیشواؤں کو آپس میں بھائی بھائی یقین کرو۔ اور ان سب کی عزت کرو۔ کاش دنیا کی سب قومیں اسلام کے اس زریں اصل پر عمل پیرا ہوں۔ تا باہمی انشقاق و افتراق مبدل بہ اتحاد و اتفاق ہو سکے۔

یہ حقیقت ہے جس کا انکار ممکن نہیں کہ ہر مذہب کے پیروؤں کی یہ خواہش ہے کہ تمام دنیا کے لوگ ہمارے مذہب کو اختیار کر لیں۔ اس کے لئے مجموعی یا انفرادی طور پر آپس میں مذہبی تبادلہ خیالات ہوتا رہتا ہے۔ ایسے موقعہ پر عام طور پر یہ غلط طریق اختیار کیا جاتا ہے۔ کہ اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کی بجائے دوسرے کے مذہب کے نقائص گنانے شروع کر دیئے جاتے ہیں۔ جس سے لڑائی جھگڑے تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ حتیٰ کہ بعض دفعہ یہی بات بین الاقوامی فساد کا موجب بن کر فریقین کے لئے سخت نقصان دہ ہوتی ہے۔ ایسے موقعہ پر اسلام نے یہ تعلیم پیش کی ہے۔ کہ۔ ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلھم بالتی ھی احسن یعنی اللہ کے دین کی طرف لوگوں کو بلاؤ مگر حکمت اور عمدگی سے نیز یہ کہ قولا لہ قولاً لینا۔ یعنی اگر دوسرا سختی بھی کرے تو بھی تم حتی الامکان نرمی سے کام لو اور مصلحت وقت دیکھ لو۔ کسی کے خلاف کچھ نہ کہو۔ بلکہ اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرو۔

یہ ہے اسلام کی صلح اور امن قائم کرنے کے متعلق تعلیم۔

احقر العباد محمد صدیق جامعہ از امرتسر

درخواست دعا:۔ بابو فضل الدین صاحب اورسیر رزمک کئی دن سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت و تندرستی کیلئے دعا فرمائیں خاکسار محمد عبید اللہ از جالندھر چھاؤنی

گریجوایٹوں کو تجارتی شغل اختیار کرنے کا مشورہ

ہندوستان کے تعلیم یافتہ طبقہ میں بیکاری کے متعدد اسباب میں سے ایک سبب بلاشبہ یہ بھی ہے۔ کہ والدین عموماً اپنے بچوں کو صرف ایک مقصد۔ یا یوں کہیئے۔ کہ محدود مقاصد کے پیش نظر سکولوں اور کالجوں میں بھیجتے ہیں۔ اور طلبا ربھی بہ استثنائے چند صرف ایک ہی مطمح نظر کے ماتحت تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اور وہ مقصد جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے۔ سرکاری ملازمت کا حصول۔ یا اس سے اتر کر کسی اعلیٰ علمی پیشہ کا اختیار کرنا ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ سرکاری ملازمتیں محدود ہیں۔ اور انہیں بلا اشد ضرورت بڑھایا نہیں جا سکتا اور علاوہ ازیں گورنمنٹ ان معمر اور نحیف ونزار صورتوں کو جو تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد کھانسی کے قیامت آفرین شور سے دفتر کو سر پر اٹھائے رکھتی ہیں۔ آسانی کے ساتھ اپنے سے علیحدہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتی۔ اسلئے نوجوانوں کو سرکاری ملازمتوں کے حصول کے بہت ہی کم مواقع میسر آسکتے ہیں۔ سرکاری ملازمتوں کے علاوہ علمی پیشے مثلاً وکالت وغیرہ بھی اس زمانہ میں پیشہ وروں کی کثرت کے باعث اب اس قابل نہیں رہے۔ کہ ان کی طرف زیادہ توجہ کی جائے۔ ان کا میدان اس قدر بڑھ چکا ہے۔ کہ اس میں داخل ہو کر وہی شخص کامیابی کی امید رکھ سکتا ہے۔ جو غیر معمولی قابلیت اور استعداد رکھتا ہو۔ اوسط درجہ کی استعداد رکھنے والے لوگوں کے لئے اس میں کامیابی کا بہت کم امکان ہے۔ اس وقت تک تجارت کا میدان ایسا ہے جس کی طرف یونیورسٹیوں کے فارغ التحصیل طلبا نے بہت کم توجہ کی ہے۔ اگرچہ تجارت کی طرف سے گریجوایٹوں کی بے توجہی کی بڑی وجہ ان کی مالی فرومائیگی ہے۔ تاہم اس کی ایک وجہ ان کی وہ ذہنی کیفیت بھی ہے۔ جو تجارت کو ایک کم درجہ کا پیشہ سمجھنے کی وجہ سے ان میں پیدا ہو چکی ہے

ہندوستان کے مشہور ماہر مالیات سر پرشوتم داس ٹھاکر داس نے اس ضمن میں گریجوایٹوں کو لکھنؤ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد پر تقریر کرتے ہوئے جو مشورہ دیا ہے۔ وہ بلاشبہ تمام ہندوستان کے گریجویٹوں کی توجہ کے لائق ہے۔

انہوں نے بیان کیا کہ اس وقت تجارت کے میدان کو ایسے لوگوں کی سخت ضرورت ہے۔ جو ایسی تربیت اور تعلیمی قابلیت کے حامل ہوں۔ جو عموماً بی۔ اے۔ اور بی۔ ایس سی وغیرہ کی ڈگریوں کیساتھ حاصل ہوتی ہے۔ تجارت کا پیشہ اتنا غیر دلچسپ اور پھیکا نہیں جتنا اسے عموماً سمجھا جاتا ہے۔ اگر وسعت نظر سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ مارکٹ اور مارکٹ کی قیمتیں معاشرتی نظام اور اس کی ترتیب و تدوین کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ ان کے ذریعہ دنیا کے ایک حصے میں کھیتی کا کام کرنے والا کاشتکار اس صناع کی سرگرمیوں سے استفادہ کر سکتا ہے۔ جو دنیا کے دوسرے حصے میں مقیم ہے۔ سائینٹفک اصلاحات کی ترویج اور تقسیم کار کے طریق کی ترقی کے باعث تجارت پیشہ لوگوں کے فرائض اہم اور پیچیدہ ہو گئے ہیں۔ اور جوں جوں دنیائے اقتصادیات میں مزید پیچیدگیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ توں توں ایسے لوگوں کی ضرورت بڑھ رہی ہے جو تجارت کی باریکیوں سے واقف ہوں۔ اور دنیا کے تجارتی تعلقات اور خود ملک کے مختلف حصوں کے تجارتی تعلقات کو بطریق احسن سمجھنے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ ہی سب سے زیادہ اس کام کے اہل ہو سکتے ہیں۔ زرعی یا صنعتی پیداوار کے لئے مختلف مقامات کی ضروریات کے مطابق صحیح اور منفعت بخش مارکٹ کا تلاش کرنا۔ اور اس کام میں اختصاص پیدا کر کے اسکو عمدہ طور پر چلانا

یہی وہ امور ہیں۔ جو تجارت کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ اور بلاخوف تردید کہا جاسکتا ہے کہ اگر تعلیم یافتہ لوگ اس رسم کو شروع کردیں۔ تو جہاں وہ اپنے لئے سامان معیشت مہیا کرسکتے ہیں وہاں اپنے اور دیہاتی لوگوں کے درمیان ایک ایسا اتصال قائم کرسکتے ہیں جو خوشکن نتائج کا حامل ہوسکتا ہے۔ اور اس طرح اصلاح دیہات کے کام کو بھی جو ان دنوں حکومت اور پبلک کی توجہات کا مرکز بنا ہوا ہے۔ کافی مدد مل سکتی ہے غرض تجارت کا میدان بہت وسیع ہے جس میں گریجوایٹوں کے لئے ابھی کافی گنجائش اور ان کی کامیابی کا کافی امکان ہے۔ ہاں ابتدا میں صرف مالی روک ان کے راستے میں حائل ہوسکتی ہے۔ اور یہ سب بڑی روک ہے۔ جس کے دور کرنے کے لئے تجارتی بنکوں میں اضافہ کرنے کے علاوہ براہ راست حکومت کی امداد کی بھی ضرورت ہے اگر حکومت اس طرف توجہ کرے تو وہ تعلیم یافتہ لوگوں [illegible]

مملکت نظام کا سالانہ بجٹ

ہر محکمہ کی آمدنی میں اضافہ

حیدرآباد۔ دکن۔ ۴ جنوری ۱۳۴۶ء فصلی کا میزانیہ متعلقہ دولت آصفیہ جسے سر اکبر حیدری ممبر مالیات نے ترتیب دیا تھا۔ شائع ہوگیا۔ میزانیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ محفوظ فنڈ میں ۱۵ لاکھ روپیہ جمع کرتے اور تمسکات قرضہ جات کیلئے ۱۸،۶۸ لاکھ روپیہ محفوظ رکھنے کے بعد ۸،۱۴۳۲ لاکھ روپیہ بچت ہوئی ہے۔ تجارتی خوشحالی کے سبب ۳۵،۶۲ لاکھ روپیہ کسٹم کی آمدنی میں اضافہ ہوا۔ اور اس طرح ۲۵۰،۱۰ لاکھ روپیہ کل آمدنی بذریعہ کسٹم ہوئی۔ سڑکوں کے ذریعہ آمدو رفت اور سفر میں اضافہ اور زمانہ حاضرہ کے موٹر کے ذریعہ سفر کرنے کے لئے جو ضرورتیں لاحق ہوا کرتی ہیں۔ ان کے لئے اور فنڈ کے قیام اور دیگر انتظامی امور کی تکمیل کے لئے موٹر ٹیکس بھی عائد کیا گیا ہے۔ رجسٹریشن اور لائسنسوں کے ذریعہ ۳۰،۰۲ لاکھ روپیہ سالانہ آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ یہ رقم سڑکوں کی تعمیر کے کام پر صرف ہوگی۔ خرچ کی مدات میں بعض مدات ایسی ہیں۔ جنہیں حیدرآباد کی مالیہ ترقیوں سے دلچسپی رکھنے والے دلچسپی کے ساتھ پڑھیں گے تین سال کے لئے ۷ لاکھ روپیہ حق پرداز کے لئے علیحدہ رکھا گیا ہے۔ اور ۵ لاکھ روپیہ براڈکاسٹنگ کے لئے یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ نظام سٹیٹ ریلوے تجارتی اصولوں پر فضائی سروس قائم کرنے کی تدابیر پر غور کر رہی ہے۔

فیڈریشن کی طرف سے بھی بجٹ میں اشارہ موجود ہے۔ جس میں ظاہر کیا گیا ہے حکومت ہند کے ساتھ شرکت وفاق کے مسئلہ پر تبادلہ خیالات کرنے اور مجوزہ دستور کے معائنہ کے لئے ماہرین کا ایک سیکرٹریٹ بھی قائم کیا گیا ہے۔

ریلوے اور سڑکوں کے ذریعہ سفر کرنے کے مسائل کو وسیع کیا جائے گا۔ اور ۷،۲ لاکھ روپیہ اس مقصد کے لئے اخراجات میں اضافہ کیا گیا ہے۔ بجٹ میں سب سے اہم بات جو اٹھائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ حیدرآباد اپنے سرمایہ پر ۶ فیصدی منافع دے رہی ہے۔ سال رواں کے پروگرام کی تکمیل کے بعد صرف ۷۳ میل طویل ریلوے لائن حیدرآباد کو اور شمالی ہند سے براڈگیج لائن کے ساتھ متصل کرنے کے لئے مغربی توسیع باقی رہ جائیگی۔ ریزرو بنک کے قیام کے سلسلہ میں جو نوٹ لکھا گیا ہے اس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ حیدرآباد اور بینکنگ کاروبار کو حل کرنے کے لئے اب یہ ضروری ہوگیا ہے۔ کہ حیدرآباد میں اپنا سٹیٹ بنک قائم کیا جائے۔

کیا پولیس افسروں کے خلاف مقدمات چلائے جائینگے

ڈسکہ کے سب انسپکٹر پولیس کو تبدیل کردیا گیا

سیالکوٹ ۵ جنوری، گذشتہ سال احرار کی ایک بڑی بھاری کانفرنس قصبہ ڈسکہ میں ہوئی تھی۔ جس میں مرزائی جماعت کے خلاف بہت کچھ پروپیگنڈا کیا گیا تھا۔ چند دنوں کے بعد ہی کچھ مسلح مسلمان نوجوانوں نے مرزائیوں کی مسجد پر حملہ کردیا تھا۔ جس میں چوہدری شکر اللہ خان کو چوٹ تھا۔ مرزائیوں کو کافی چوٹیں آئیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ حملہ آور فریق کے ایک دو آدمیوں کو بھی کچھ ضربات لگیں۔

پولیس نے چوہدری شکر اللہ خان اور دیگر مرزائیوں کا چالان کردیا۔ اور جو رپورٹ مرزائیوں نے کی۔ اس پر بھی چند آدمیوں کا چالان کردیا گیا۔ آخر فاضل مجسٹریٹ نے اس واقعہ کی بنا پر کہ چوہدری شکر اللہ خان اور اس کی پارٹی اپنی مسجد میں بیٹھی تھی۔ اور انہوں نے اگر کسی کو ضربات لگائیں۔ تو حفاظت خود اختیاری میں لگائیں۔ ورنہ قصور سراسر استغاثہ والوں کا تھا ملزمان کو بری کردیا۔

بیان کیا جاتا ہے۔ فیصلہ کی نقلیں افسران بالا تک پہنچائی گئیں۔ کرسمس کی تعطیلات میں سب انسپکٹر ڈسکہ کو تبدیل کردیا گیا۔ آج کل بھی ڈی۔ آئی۔ جی پولیس سیالکوٹ تحقیقات کے لئے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اعلیٰ پولیس افسروں کو سخت فکر دامن گیر ہو رہا ہے۔ (پرتاپ ۸ جنوری)

پتہ مطلوب ہے میرے والد بابو محمد صدیق صاحب کا تین چار ماہ سے نہ کوئی خط آیا اور نہ یہ معلوم ہے کہ وہ کہاں ہیں۔ اگر کوئی دوست ان کے متعلق اطلاع دے سکیں تو نہایت ممنون ہونگا۔ اور اگر وہ خود یہ سطور ملاحظہ فرمائیں تو جلد گھر پہنچیں چھوٹے بڑے سب پریشان ہیں۔ خاکسار:۔ محمد عثمان از قادیان

اعلان نکاح میری لڑکی امۃ اللہ بیگم کا نکاح مسمی بشیر احمد ولد حافظ مشتاق احمد صاحب سکنہ کمیل پور کے ساتھ مبلغ پانچ صد روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ۲۸ دسمبر کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ خاکسار:۔ حکیم محمد قاسم قریشی احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ الہ موسیٰ۔ پ

چوہدری حسین علی کیخلاف استغاثہ

لاہور ۶ جنوری مسٹر بلکراج بھاٹیہ سب جج کی عدالت میں رائے بہادر لالہ رام سرنداس ممبر کونسل آف سٹیٹ کی طرف سے دائر کردہ دعوے برائے دلا پانے گیارہ ہزار روپیہ بطور ہرجانہ بر خلاف چوہدری حسین علی مجسٹریٹ و شیخ صالح محمد سب انسپکٹر پولیس سماعت کیلئے پیش ہوا۔

واقعات مقدمہ یوں بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ ۱۴ مارچ ۱۹۳۲ء کو رائے بہادر (مدعی) کا فرزند رائے صاحب گوپال داس کار میں سوار بٹالہ سے گذر رہے تھے۔ شیخ صالح محمد سب انسپکٹر پولیس نے بلا لائیسنس کار چلانے کے الزام میں موٹر ایکٹ کے ماتحت چالان کر دیا۔ خانصاحب چوہدری حسین علی مجسٹریٹ بٹالہ نے مدعی کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے۔ لیکن مقدمہ کی سماعت کے بعد ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے رائے بہادر کو باعزت بری کر دیا۔

مدعی نے ہر دو مدعا علیہم کیخلاف گیارہ ہزار روپیہ ہرجانہ کا دیوانی دعوے دائر کر رکھا ہے۔ کل عدالت نے رائے بہادر کا بیان قلمبند کیا تھا۔ آج ان پر مدعا علیہم کے وکیل رائے بہادر پنڈت جوالا پرشاد نے مزید جرح کی۔

بجواب جرح گواہ نے بیان کیا کہ ہر دو مدعا علیہم اور گنڈا سنگھ نے میرے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری کرنے میں حصہ لیا۔ گنڈا سنگھ مدعا علیہم کی مرضی سے کام کرتا تھا۔ مجھے میرے وکیل مسٹر رتن لال چاولہ اور میرے منشی نور الدین نے اس کے متعلق اطلاع دی تھی۔

سوال۔ ان دونوں میں سے آپنے کسکی اطلاع کو بہتر جانا اس مرحلہ پر مسٹر چاولہ (وکیل مدعی) نے اعتراض اٹھایا کہ یہ سوال نہیں پوچھا جانا چاہئے۔

مدعا علیہم کے وکیل پنڈت جوالا پرشاد نے مداخلت کرنے پر پروٹسٹ کیا اور دھمکی دی کہ اگر اسیطرح مداخلت جاری رہی تو وہ مقدمہ کی پیروی چھوڑ دیں گے۔ اسکے بعد عدالت نے سوال پوچھنے کی اجازت دے دی

مدعی نے جواب دیا کہ میں نے دونو اطلاعات کو بہتر جانا اور مجھے یہ بھی بتلایا گیا۔ کہ گنڈا سنگھ شیخ صالح محمد مدعا علیہ کے ماتحت ہے۔ اور اس کی خواہشات کے بموجب کام کرتا ہے۔ مزید کہا کہ مجھے دن یا مہینے کی تاریخ یاد نہیں جبکہ میں نے پنجاب گورنمنٹ کو استغاثہ بھیجا۔

مدعی نے مزید کہا کہ مسٹر رتن لال چاولہ اور نور دین منشی نے مجھے اطلاع دی تھی۔ کہ جب میری عدالت میں حاضری کو ہٹانے کیلئے درخواست پیش ہوئی اور جب میری دوسری درخواست ڈسچارج کئے جانیکے متعلق پیش ہوئی دونو وقتوں پر شیخ صالح محمد عدالت میں موجود تھا اور اس خبر نے میرے دل پر گہرا اثر کیا کہ شیخ صالح محمد مجھ سے کدورت رکھتا ہے۔ ایک سوال کیجواب میں کہا کہ جب ڈپٹی کمشنر نے مجھے بری کر دیا مجھے بعد میں معلوم ہوا۔ کہ شیخ صالح محمد نے عدالت میں بیان دیا ہے۔ کہ میں چالان کے وقت کار میں نہیں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے بعد مقدمہ ملتوی ہوا۔

اردو کی بہترین نظم کیلئے

"شاہ دین ہمایوں" گولڈ میڈل

میاں بشیر احمد صاحب بی۔ اے (آکسن) بار ایٹ لا۔ مدیر "ہمایوں" و سیکرٹری "انجمن اردو پنجاب" نے ازراہ عنایت ایک طلائی تمغہ موسومہ بہ "شاہ دین ہمایوں گولڈ میڈل" اردو کی بہترین طبعزاد نظم کیلئے عطا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقابلے میں صرف پنجاب یونیورسٹی سے ملحقہ تمام مقامی وغیرہ مقامی کالجوں کے طلبہ حصہ لے سکتے ہیں۔ مندرجہ ذیل قواعد کو مدنظر رکھا جائیگا۔

۱۔ نظم کسی موضوع یا طرز کی ہو لیکن سیاسی مباحث اور مذہبی پروپاگنڈا سے اجتناب کیا جائے

۲۔ ہر نظم کے ساتھ داخلہ کی فیس کے طور پر دو آنے کے ٹکٹ اور مندرجہ ذیل سندیں آنی چاہئیں۔

ا۔ "ذاتی سند" جس کا مضمون یہ ہو "میں اپنی عزت اور شرافت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس بات کا اعلان کرتا ہوں۔ کہ مرسلہ نظم میری ذاتی کوشش کا نتیجہ ہے۔ اور میں نے کسی سے اصلاح یا مشورہ نہیں کیا

ب۔ کالج کے پرنسپل یا وائس پرنسپل کی سند جس میں اس بات کا ذکر ہو۔ کہ طالب علم نے ذاتی سند پر اس کی موجودگی میں دستخط کئے ہیں۔ اور وہ درحقیقت اس کالج کا طالب علم ہے۔

۳۔ ۳۱ جنوری بروز جمعہ بوقت ۸ بجے شام تک مقابلے کیلئے نظمیں وائی۔ ایم۔ سی۔ اے۔ لاہور کے جنرل سیکرٹری کو ضرور پہنچ جانی چاہئیں۔ اس کے بعد وصول ہونے والی نظموں پر غور نہیں کیا جائیگا۔

۴۔ بہترین نظم کے فیصلہ کیلئے تمغہ کے عطا کنندہ اور وائی۔ ایم۔ سی۔ اے لاہور کے جنرل سیکرٹری تین اشخاص کی ایک کمیٹی مقرر کرینگے

۵۔ کمیٹی کا فیصلہ سربمہر لفافے میں وائی۔ ایم۔ سی۔ اے لاہور کے جنرل سیکرٹری کو بھیجا جائیگا اس دوران میں کمیٹی موصولہ نظموں میں سے سات یا اس سے زیادہ بہترین نظموں کا انتخاب کرے گی۔ جو ان کے لکھنے والے شعرا خود ایک خاص جلسے میں جو اسی مقصد کیلئے منعقد کیا جائیگا۔ پڑھیں گے۔ اور اُن میں سے بہترین نظم کیلئے سننے والوں کی رائے لی جائیگی۔ سامعین کا فیصلہ کمیٹی کے فیصلہ سے مختلف ہونیکی صورت میں سب سے زیادہ آرا حاصل کرنے والے طالب علم کو "سامعین کا انعام" دیا جائیگا۔

۶۔ کمیٹی سے مشورہ کرنیکے بعد وائی۔ ایم۔ سی۔ اے والوں کو اس بات کا حق حاصل ہوگا۔ کہ جس طرح مناسب سمجھیں ان نظموں کو شائع کر دیں۔ [illegible] جنرل سیکرٹری وائی۔ ایم۔ سی۔ اے لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۶ ؍ جنوری۔ آج اسلامیہ کالج سے پرنسپل عبد اللہ یوسف علی کی علیحدگی پر کالج کے طلباء میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا طلباء نے کھڑکیوں کے شیشے کرسیاں بنچ اور پھولوں کے گملے توڑ دیئے۔ اور اس کے بعد طلباء نے ایک جلوس کی صورت میں شہر کا گشت لگایا۔ اور خلیفہ شجاع الدین مردہ باد اور ملک برکت علی مردہ باد کے نعرے بلند کئے۔ ایک جلسہ میں عبد اللہ یوسف علی کو کالج میں واپس بلانے کا مطالبہ کیا گیا۔

لاہور ۶ ؍ جنوری۔ خان بہادر ملک زمان مہدی خان جو تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کے حلقہ کی طرف سے لیگ بورڈ کے ٹکٹ پر کھڑے ہوئے تھے۔ اور بلا مقابلہ منتخب ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ اب بیٹھ گئے ہیں چنانچہ انہوں نے اخبار "سول" کے نام ایک بیان میں اپنے اس ارادے کا اظہار کر دیا ہے۔

اویلا ۶ ؍ جنوری۔ باغیوں نے متواتر دو روز کی خونریز جنگ کے بعد دس میل کے محاذ میں پانچ میل کے علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ باغی میڈرڈ کو جانے والی دو اور سڑکوں پر قابض ہو گئے ہیں۔ ان سڑکوں پر قابض ہو جانے کے بعد میڈرڈ کے ساتھ سرکاری افواج کا سلسلہ بآسانی منقطع ہو سکتا ہے۔

پشاور ۶ ؍ جنوری۔ بنوں سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گذشتہ شب آزاد قبائلی علاقہ کے پٹھانوں کا ایک گروہ تاروں کے جنگلے توڑ کر بنوں کے فوجی رسالہ کی بارکوں میں گھس آیا۔ چنانچہ پہرہ داروں اور حملہ آوروں میں مقابلہ شروع ہو گیا۔ اور ایک دوسرے پر گولیوں کی بارش شروع ہو گئی۔ اس ہنگامہ میں رسالہ کا ایک پہرہ دار شدید طور پر مجروح ہوا۔ تھوڑی دیر کے بعد حملہ آور فرار ہو گئے۔

استنبول ۶ ؍ جنوری۔ کمال اتاترک آج یکایک قونیہ روانہ ہو گئے جہاں وزیر اعظم وزیر خارجہ اور فوجوں کا حاکم اعلیٰ بھی بہت جلد پہنچ جائینگے

باخبر حلقوں میں یہ خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ یہ فوری اور پر اسرار نقل و حرکت اس جھگڑے کا نتیجہ ہے۔ جو انطاکیہ اور اسکندرونہ کے متعلق ترکی اور فرانس کے مابین پیدا ہو گیا ہے۔ لیگ کونسل نے اس سلسلہ میں یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ ترکی اور شام میں لیگ کی طرف سے چند ماہرین کو بھیج دیا جاتے۔ اور بروست عارضی طور پر فرانس اپنی فوجیں واپس بلا لے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) اخبار "سنڈے ریفری" کا بیان ہے کہ ڈیوک آف ونڈسر اپنے بھائی جارج ششم کی تاجپوشی کے فوراً بعد جو ۱۲ ؍ مئی کو ہوگی انگلستان چلے آئینگے۔ ان کا ارادہ یہ ہے کہ وہ مسز سمپسن کے ساتھ شادی کر کے اسے بیوی کی حیثیت سے ساتھ لائینگے اور ایک عام شہری کی طرح فورٹ بلویڈیر میں اقامت پذیر ہونگے۔

واشنگٹن ۶ ؍ جنوری۔ حکومت امریکہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ امریکہ کے گولہ بارود کے تاجروں کو اس امر کی اجازت دی گئی ہے۔ کہ وہ ۵۰ لاکھ ڈالر کی مالیت کا سامان حرب ہسپانیہ کی اشتراکی حکومت کی امداد کے لئے ویلنشیا بھیجیں اس سامان حرب میں طیارے، طیارے، انجن، مشین گنیں اور بارود شامل ہوگا۔

میڈرڈ ۶ ؍ جنوری۔ تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ شہر پر کثرت سے ہوائی جہاز منڈلا رہے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ بم برسائے جا رہے ہیں۔ جس سے بہت سی عمارتیں مسمار ہو گئی ہیں۔ اور بہت سا اتلاف جان ہوا ہے۔ اگر یہ بمباری بند نہ کی گئی تو یہ یقینی امر ہے کہ شہر میڈرڈ ایک دو دنوں میں کھنڈرات کی شکل میں تبدیل ہو جائے گا۔

لنڈن ۶ ؍ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنی اب جنگ کے لئے بالکل تیار ہے پچھلے تین ہفتوں میں جرمنی کے تمام آدمیوں کے نام جو میدان جنگ میں جانے کے قابل ہیں۔ خفیہ طور پر احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ کہ وہ فوج میں شامل ہونے کے لئے تیار رہیں۔ جن لوگوں کے نام یہ احکام جاری ہوئے ہیں ان سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ جنگ کی تیاری کا حکم ملنے کے پہلے ہی روز ۸ بجے صبح سے پیشتر اس جگہ حاضر ہو جائیں۔ جو ان کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ جو شخص اس حکم کی تعمیل نہ کرے گا۔ اسے فوجی قانون کے ماتحت سزا دی جائے گی۔

جنیوا ۶ ؍ جنوری۔ حکومت ہسپانیہ نے ہسپانوی سمندر میں جرمنی کے جارحانہ اقدامات کے خلاف سخت احتجاج کرتے ہوئے جمعیتہ اقوام کو مکتوب ارسال کیا ہے کہ جرمنی نے بین الاقوامی قانون کی بے حرمتی کی ہے۔ حکومت ہسپانیہ کو کیا معلوم۔ کہ جرمنی پہلے بھی کئی مرتبہ بین الاقوامی قانون کی بے حرمتی کر چکا ہے،

کلکتہ ۶ ؍ جنوری۔ ڈبرو گڑھ (اپر آسام) سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دریائے برہم پترا کا پانی خطرناک طور پر چڑھ رہا ہے۔ اور سڑک پر کئی جگہ شگاف ہو چکے ہیں۔ حکام احتیاطی تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔

الہ آباد ۶ ؍ جنوری۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے تمام صوبائی کانگرس کمیٹیوں کے نام سرکلر جاری کیا ہے۔ کہ وہ ۲۶ ؍ جنوری کو یوم آزادی منائیں۔

لنڈن ۶ ؍ جنوری۔ جبل الطارق سے ایک غیر مصدقہ اطلاع مظہر ہے کہ اطالویوں کا ایک اور دستہ کیڈز پہنچ گیا ہے۔

لنڈن ۶ ؍ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سرکاری حلقوں میں جنگ ہسپانیہ میں غیر ملکی رضا کاروں کی مداخلت کو بہت زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے برلن اور روم کو برقیے ارسال کئے گئے ہیں کہ اس ہفتہ کے اختتام تک وہ ہسپانیہ میں رضاکار بھیجنے کے متعلق اپنے فیصلہ سے مطلع کریں۔ لیکن جرمنی اور اطالیہ نے اس کا ابھی تک کوئی فیصلہ کن جواب نہیں دیا۔

امرتسر ۶ ؍ جنوری۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے سے ۳ روپے ۴ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۳ آنے ۹ پائی کھانڈ دیسی ۷ روپے ۲ آنے سے ۸ روپے ۶ آنے تک۔ کپاس ۶ روپے ۹ آنے روئی ۱۶ روپے ۴ آنے۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۳ آنے۔ چاندی دیسی ۵۳ روپے ۸ آنے ہے۔

ویٹیکن شہر ۶ ؍ جنوری۔ آج پوپ کی حالت پہلے سے بدتر ہو گئی اور حرکت قلب کی حالت نے سخت تشویش پیدا ہو گئی۔ لیکن بعد ازاں حالت کچھ روبہ اصلاح ہو گئی۔ لیکن دائیں اور بائیں ٹانگ میں ناسور پڑ جانے سے زیادہ درد محسوس ہو رہا ہے۔

نئی دہلی ۶ ؍ جنوری۔ حال ہی میں ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس سے پایا جاتا ہے کہ ۲۲ دسمبر ۱۹۳۶ء کو وادی خیسورہ میں ۳ ہندوستانی فوجی افسر ہلاک اور ۹ سپاہی زخمی ہوئے۔

کلکتہ ۶ ؍ جنوری۔ چینی ودہ کی کان میں حال میں جو ہولناک حادثہ ہوا تھا اس کی تحقیقات کے لئے حکومت بنگال نے بردوان ڈویژن کے کمشنر کو مقرر کیا ہے۔

لاہور ۶ ؍ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ آج شاہی قلعہ لاہور سے ایک نظربند اچھر سنگھ کو رہا کر دیا گیا۔ اس نظربند کے باہر نکلتے ہی اس پر حکومت پنجاب کے ایک حکم کی تعمیل کرائی گئی۔ جس میں اسے حکم دیا گیا تھا۔ کہ وہ ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر لاہور سے نکل جائے جہاں وہ اپنے گاؤں کی حدود سے باہر نہ نکل سکے گا۔

کلکتہ ۶ ؍ جنوری۔ آج صبح "اورونڈا" نامی جہاز کے ذریعہ وائسرائے ہند اور لیڈی لنلتھگو اپنے عملہ کی معیت میں رنگون روانہ ہو گئے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی